

## توکل کی جانب قدم بڑھانا

یہ مشکل وقت ہے! ہم سب نے اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں اس صورتحال کا سامنا کیا ہے۔ ہم ان اوقات کا موازنہ سورج اور چاند سے کر سکتے ہیں۔ زندگی میں ہمارے اچھے دن ہوتے ہیں اور ہمارے تاریک دن ہوتے ہیں۔ چاند ایک مؤمن کی طرح مراحل سے گزرتا ہے۔ ہم بعض اوقات یہ سوچتے ہوئے ان مراحل سے گزرتے ہیں کہ کیا ہم میں کوئی خرابی ہے یا ہم کچھ غلط کر رہے ہیں۔ یہ سوچ ہمیں توکل کے تصور سے دور کر دیتی ہے۔ ہمیں بطور مؤمن اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے مشکل صورتحال اور سخت دنوں کا سامنا کرنا ہے۔ اللہ پر توکل (تَوَكَّل) سے یہی مراد ہے۔ ایسا کیوں ہے کہ ہم توکل کے تصور پر عمل نہیں کر پاتے؟

توکل کیا ہے، اس کی وضاحت کرنے کے لیے کچھ لوگ اسے صرف اللہ ﷻ پر امید رکھنے یا اللہ ﷻ پر بھروسہ رکھنے کے طور پر بیان کرتے ہیں... لیکن... حقیقت میں یہ اس سے بہت گہرا تصور اور عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام "الوکیل" ہے، جس کا مطلب ہے 'محافظ' یا 'ہمارے معاملات کا فیصلہ کرنے والا'۔ الوکیل اس شخص کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو اقتدار میں ہے اور جس پر آپ اپنے معاملات کو اچھی طرح جانتے ہوئے بھروسہ کرتے ہیں، کہ جس پر آپ نے بھروسہ کیا ہے وہ آپ بہترین خیر خواہ ہے۔ لہذا جب ہمارے پاس توکل ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنے معاملات اس پر چھوڑ رہے ہیں جس پر ہم بھروسہ کرتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ ہمیں بہترین نتیجہ ملے گا۔

تو جب ہم کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا ہے یعنی اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا ہے تو کیا ہم صرف اس چیز کا انتظار کرتے ہیں جو ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں حاصل ہو جائے؟ کیا ہم، مثال کے طور پر، یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہمیں گھر کا جو ماہانہ کرایہ ادا کرنا ہے اور اس کے لیے جس رقم کی ضرورت ہے وہ بیٹھے بیٹھے بس ہمیں حاصل ہو جائے گا؟ ایسا ہو جائے تو کیا ہی اچھا ہے... لیکن حقیقت میں ایسا ہوتا نہیں ہے۔ اس صورت میں، اس شخص کو اس کرایہ کی رقم کا بندوبست کرنے کے لیے کچھ کام کرنا پڑے گا۔ دوسرے لفظوں میں: ہمیں اپنا نتیجہ حاصل کرنے کے لیے کوشش کرنی ہوگی۔

ایک اور مثال ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ کی ہے، جب آپ ﷺ فوجوں کو جنگ کے لیے تیار کرتے تھے تو آپ نے یہ توقع نہیں کی کہ مسلمان بس خود بخود جانتے ہوں گے کہ کس طرح لڑنا ہے یا سکھائے بغیر خود ہی جان جائیں گے۔ آپ ﷺ نے ایک مضبوط لشکر بنانے کے کام کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر نہیں چھوڑا بلکہ آپ ﷺ نے لشکر کی تیاری اور پھر میدان جنگ پر لڑائی کی تیاری کی بھرپور کوشش کی، اس کے بعد دعا کی، اور پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا۔

اور توکل کا ایک پہلو ہے جس پر بہت سے لوگ توجہ دینا بھول جاتے ہیں۔ یہ وہ حصہ ہے جس سے شیطان ہماری توجہ ہٹانا چاہتا ہے، اور وہ ہے "اگر اللہ نے چاہا"۔ کچھ لوگوں کے لیے اسے ہضم کرنا ایک مشکل امر ہے... حالانکہ یہ توکل کے اہم ترین حصوں میں سے ایک ہے... یعنی نتیجہ کیا نکلتا ہے اسے صرف اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا۔ یہ جاننا کہ نتیجہ جو بھی ہو، وہ قضاء ہے اور وہی ہمارے لیے بہترین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

[قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ]

"کہہ دو کہ ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی بجز اس کے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہو وہی ہمارا کارساز ہے۔ اور مومنوں کو اللہ ہی کا بھروسہ رکھنا چاہیے۔" (التوبہ، 51:9)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا اور جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا۔" (الطلاق، 2:65)

پس جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں تقویٰ اختیار کرے گا اور جن چیزوں سے منع کیا ہے اس سے اجتناب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے اور اس کے لیے ایسے وسائل مہیا کریں گے جن کا اس نے کبھی گمان نہ کیا ہو گا اور نہ کبھی سوچا ہو گا۔

عبداللہ بن مسعودؓ نے اس مسئلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا، يعلم أنه من عند الله، وأن الله هو الذي يعطي ويمنع "یعنی ایک شخص جانتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے کہ وہ چاہے تو دیتا ہے اور چاہے تو محروم رکھتا ہے۔"

اور عبد اللہ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ، نجاتہ من کل کرب فی الدنيا والآخرة،  
 "اس (بندے) کے لیے دنیا اور آخرت کی تمام پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ۔"

لہذا ہم یہ سیکھتے ہیں کہ ہماری ہر خواہش پوری نہیں ہو سکتی اور ہر چیز نہیں ہو سکتی کہ جس کی ہم خواہش کرتے ہیں، لیکن جو اللہ کی طرف سے ہو گا وہی ہمارے حق میں بہتر ہو گا۔ ہمیں توکل کرنا ہے اور اس معاملے کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاتھ میں چھوڑ دینا ہے!

تو، جی ہاں! ہمیں کوشش کرنی چاہیے! ہم جو کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کے لیے بھرپور کوشش کریں! یہ ممکن ہے! یا تو وہ ہمیں ملے گا جس کی ہم خواہش کرتے ہیں یا اس سے بھی بہتر ہمیں ملے گا! اس سب کی بنیاد یہ ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں اور جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ پر مکمل توکل کریں! اللہ تعالیٰ پر مکمل توکل کرنے پر اطمینان کا وہ احساس بیدار ہو گا جس کے لیے آپ کا دل ترستا ہے!

اور جیسا کہ شروع میں میں نے سوال کیا کہ ہم توکل سے کیوں محروم رہتے ہیں؟ وہ چیز جو ہمیں اتنی آسانی فراہم کرتی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے تمام معاملات کا حل ہے، جو ہماری زندگی میں اطمینان اور سکون بخشتی ہے، وہ چیز اس دنیا کے بلبے میں کیسے گم ہو سکتی ہے؟

کیوں ہم توکل نہیں کرتے؟ اس پر روشنی ڈالنا آسان اور اہم ہے۔ اس کا تعلق اُس نظام سے ہے جس کے تحت ہم رہتے ہیں، اور وہ ہے سیکولر نظام جو مذہب کو زندگی سے الگ کرتا ہے۔ اس نظام میں یوں لگتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قناعت اور سکون سے بھرپور زندگی گزارنے کے جوابات نہیں دیے ہیں۔ یہ نظام ہمیں اپنے معاملات کے جوابات اور حل تلاش کرنے میں ہماری توانائی ضائع کرواتا ہے، حالانکہ تمام جوابات ہمارے سامنے ہیں! اللہ تعالیٰ نے یہ جوابات ہمارے دین میں عطا کیے ہیں! یہ نظام ہمیں اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ پر توکل نہ کرنے کی طرف لے جا رہا ہے، جس کی وجہ سے ہم اندھی دنیا کی پیروی کر رہے ہیں! حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دنیا محض ایک فریب ہے!

[وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَعُ الْعٰزِرٰتِ]

"اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔" (آل عمران، 185:3)

ایک اور آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا،

[الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا]—  
"جنہوں نے اپنے دین کو تماشا اور کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال

رکھا تھا" (الاعراف، 51:7)

سیکولرازم ہمیں اس دنیا کے دھوکے میں رکھنے کے لیے بنایا گیا ہے، اور جس حد تک ممکن ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی قناعت اور اطمینان کو ہم سے حتیٰ الامکان دور رکھتا ہے۔ سیکولرازم ہمیں اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ ہم روزمرہ کی زندگی میں اپنے معاملات میں توکل نہ کریں۔ اہداف کا تعین کرتے وقت اور جس چیز کی ہم خواہش کرتے ہیں اس تک پہنچنے کی کوشش کرتے وقت ہم توکل نہ کریں! اور توکل ہمارے ذہن سے یکسر اوجھل رہے!

امام احمد نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: «يَا غَلَامُ إِنِّي مُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: أَحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظَكَ، أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلَكَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعْنَيْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ» "اے لڑکے! میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں تو انہیں سیکھو۔ اللہ (کے حقوق) کی حفاظت کرو وہ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ کو یاد رکھو وہ تمہارے ساتھ ہو گا۔ جب بھی سوال کرو تو اللہ سے سوال کرو اور اگر مدد مانگو تو اللہ سے مانگو۔ جان لو کہ اگر لوگ تمہیں فائدہ پہنچانے کے لیے جمع ہو جائیں تو وہ آپ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے، سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔ جان لو کہ اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لیے اپنی طاقت جمع کر لیں تو وہ تمہیں کبھی نقصان نہیں پہنچا پائیں گے، سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور صفحے (لوح محفوظ) خشک ہو چکے ہیں۔"